WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سکوتِ عشق

از آیتِ مریم

(سکوتِ عشق)قسط 3

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

محبت ایک قصہ ہے کتابوں میں جو ملتا ہے

www.novelsclubb.com

محبت ایک چہرہ ہے۔۔ نقابوں میں جو کھلتا ہے

محبت ایک صحرا ہے۔۔جو ساون میں بھی تپتا ہے

محبت ایک شعلہ ہے۔۔جو سینے میں بھڑکتا ہے

محبت ایک وعدہ ہے۔۔ جو رانجھا ہی نبھاتا ہے

محبت لفظ سادہ ہے۔۔ مگر جینا سکھاتا ہے

محبت ایک دریا ہے۔۔ جو صحراؤں میں بہتا ہے

محبت ایک سایہ ہے۔۔ ہمیشہ ساتھ ہی رہتا ہے

محبت پاک جذبہ ہے۔۔ یہ جوگی من کا کہتا ہے

محبت درد سچا ہے۔۔ کہاں ہر کوئی سہتا ہے

محبت کون کرتا ہے۔۔ یہاں اب کون مرتا ہے

محبت لفظ کی توہین کرتے۔۔ جا بجا دیکھے

www.novelsclubb.com

انہیں بس اب خُدا پوچھے۔۔

!انہیں بس اب خدا دیکھے

(مہران سانول)

♡♡♡♡♡

افق پر سنہرا سورج طلوع ہو گیا تھا۔ اپنے ساتھ سب کے لیئے ایک خوشگوار نیا دن لے کر آیا تھا۔ مگر کیا یہ سب کے لیئے خوش گوار ثابت ہوتا۔ شاید نہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی تھے جن کے لیئے یہ بہت بھاری تھا۔ قرل کے کمرے کی کھڑکی سے سنہری روشنی اندر آنے کی کوشش کر رہی تھی اور شاید کافی دیر سے اس کو اٹھانا بھی چاہ رہی تھی۔ مگر کھڑکی پر لگے ہلکے نیلے اور سفید پردے اس کو ایسا کرنے سے روک رہے تھے۔ کبھی سورج کی کرنوں کا ساتھ دیتی تیز ہوا چلتی تو پردوں کے کام میں خلل پڑتا اور دھوپ جلدی سے اندر آجاتی۔ قرل کافی دیر سے

سو رہی تھی۔یونیورسٹی جانے کے لیئے بھی نہیں اٹھی تھی۔یا شاید اس کو اٹھنا ہی نہیں تھا۔ماما نے جب دیکھا کہ وہ جانے کے لیئے نہیں اٹھی تو سوچا کہ کل پارٹی میں زیادہ تھک گئی ہو گی اس لیئے نہیں جا رہی مگر جب بارہ بج گئے تو وہ اسے اٹھانے کے لیئے کمرے میں آئیں۔اور جو کام کوئی نہیں کر سکتا وہ ماں کی ایک آواز کر لیتی ہے۔۔قرل نے موندی موندی آنکھوں کو کھول کر ماما کو دیکھا۔الجھے بالوں اور بھاری سر کہ ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئی۔رات کو وہ سر کا درد برداشت کرتے کرتے سو گئی تھی۔ان کو سلام کر کہ اپنی آنکھیں ملنے لگی۔ماما نے جب اس کی آنکھیں دیکھیں جو سرخ سوجی ہو رہی تھیں تو انہوں نے پریشانی سے اس سے استفسار کیا تھا۔

کیا ہوا قرل طبیعت صحیح نہیں ہے کیا،یونیورسٹی بھی نہیں گئیں تم اور اب اٹھی "ہو؟"

www.novelsclubb.com

ماما نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا تھا۔

"جی سر میں بہت درد تھا رات کو،اس لیئے گئی بھی نہیں۔"

اس نے چہرا جھکائے جواب دیا تھا کہ کہیں جو وہ چھپا رہی تھی، وہ بات اس کی آنکھیں نا کہہ دیں۔

اچھا چلو جاؤ فریش ہو جاؤ، ناشتہ کر لو پھر میں دوا دیتی ہوں۔۔اور یہ کیا رات" "والے کپڑوں میں ہی سو گئی تھیں تم، عجیب پھوہڑ لڑکی ہو۔

ماما کھڑکی کے پردے ہٹاتے گویا ہوئیں تھیں۔پردے ہٹاتے ہی سونے جیسی دھوپ کمرے میں بکھر گئی تھی۔کیونکہ اب دھوپ کو کھلی آزادی مل گئی تھی کمرے میں آنے کی۔

جی پہلے آپ ڈانٹ کھلا دیں پھر بعد میں ناشتہ کھلایئے گا۔"

آنکھوں پر پڑھتی چبھتی ہوئی سورج کی روشنی سے بچنے کے لیئے قرل نے اپنے "دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں چہرے پر رکھتے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔

ہاں تم جیسی اولاد ہو تو صبح، دوپہر، شام، اٹھتے بیٹھتے ڈانٹ پڑنی چاہیئے پھوہڑ "لڑکی۔"

"اچھا ناماما آرہی ہوں میں آپ جائیں، ناشتہ بنوائیں۔"

وہ کہتی جلدی سے مسہری سے کود کر واشروم میں بند ہو گئی تھی۔اس سے پہلے کہ کمرے کی بکھری حالت پر اور بھی عزت افزائی ہوتی۔

"ہاں بنا ہوا ہے آجاو۔"

ماما کہتی کمرے سے باہر چلی گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

♡♡♡♡♡

وہ نہا دھو کر سنگھار میز پر آئی اور اپنے بالوں میں کنگھا کرنے لگی۔آنکھیں اب تک ہلکی سوجی ہوئیں تھیں۔جو سمجھنے والوں کو دل کا حال بیان کر رہیں تھیں۔

ہم سے کتنی بے وفا ہوتی ہیں نا یہ آنکھیں بھی۔

جو دل کے سب راز افشاں کر دیتی ہیں۔

(آیتِ مریم)

وہ گہری سوچ میں ڈوبی کنگھا کر رہی تھی۔ کل رات کا ایک ایک منظر اس کی آنکھوں میں گردش کر رہا تھا۔ وہ یونیورسٹی بھی اس لیئے نہیں گئی تھی کہ عالیان کا سامنا کیسے کرتی۔ وہ اتنی ہمت کہاں سے لاتی۔ کیسے اب اس کو اس نظر سے دیکھ سکتی تھی کہ وہ اب کشل کا ہے۔ وہ اب اس کا، صرف اس کا عالی نہیں رہا تھا وہ اب کشل کی محبت تھا۔ کتنا اچھا وقت تھا نا جب معلوم نہیں تھا کچھ بھی، یہ اذیت یہ بھی نہیں تھی۔ مگر کب تک، کب تک غفلت میں رہتی میں، ایک دن تو پتا چلنا ہی تھا۔

عالیان کے دل میں تو محبت کا بیج عرصہ پہلے سے ہی بو دیا گیا تھا۔ اب جب مجھے پتا چلا وہ بیج تو تناور درخت بن چکا تھا۔ اس نے ایک گہری سانس لی تھی اس کو لگا تھا کہ اس کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔ وہ کنگھا رکھ کر خود پر اور اپنے جذبات پر قابو پاتی

نیچے آئی تھی۔نیچے ماماڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھی کچھ کاٹ رہیں تھیں۔وہ بھی جا کران کے برابر میں ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی تھی۔دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر سر اس پر رکھ دیا تھا۔توکمر پر پڑے بال بھی ڈھلک کر کاندھے پر آ گرے تھے۔

"باباکہاں ہیں؟"

"آفس گئے ہیں اور کیا ہو گیا ہے میری بچی کو۔"

ماما نے اس کی طرف تشویش سے دیکھ کر پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں ماما"

اس نے بیظار ساجواب دیا۔

"کچھ تو ہوا ہے۔"

اس نے نظریں اٹھا کر ماں کو دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

نظر لگ گئی ہے میری بچی کو، لگ بھی تو اتنی پیاری رہی تھی کل، رکو میں ابھی"

"آیتیں پڑھ کر پھونکتی ہوں اور نظر بھی اتارتی ہوں تمہاری

" نظر۔۔! ہمم لگ تو گئی ہے نظر مجھے بھی اور میری خوشیوں کو بھی۔"

اس نے سامنے ڈائینگ ٹیبل پر پڑی چھری پر نظریں جمائے اتنی آہستہ کہا تھا کہ بامشکل ہی ماما کو آواز آئی تھی۔

"کیا کہہ رہی ہو؟"

"کچھ نہیں ماما، بہت بھوک لگ رہی ہے ناشتہ ملے گا اس گھر میں یا نہیں۔"

ہاں ہاں بھئی ملے گا بلکہ بنا رکھا ہے میں کہتی ہوں آمنہ سے وہ گرم کر کے دیدے "گی۔

www.novelsclubb.com

"ماما پرانا ناشتہ کھلائیں گی بچی کو اپنی۔"

"ارے پرانا کہاں صبح ہی تو بنا تھا۔ تم اٹھی ہی نہیں یونیورسٹی جانے کے لیئے، اس
لیئے رکھ دیا تھا۔"

"ہاں تو ماما صبح کا ہے وہ۔"

"تو۔۔ کل، پرسوں کا تھوڑی دے رہے ہیں تمہیں اب اتنے بھی ظالم نہیں ہیں ہم
اور ماناکہ آمنہ یہاں کام کرتی ہے مگر وہ بھی تو انسان ہے پھر بنائے گی کیا وہ
تمہارے لیئے ناشتہ۔اب وہ ہی کھاؤ ضائع کیوں کرنا رزق۔"

ماما نے پھر اس کی کلاس لے لی تھی۔

"اچھا اچھا میری ماں یہ دیکھیں ہاتھ جڑیں ہیں میرے معاف کریں مجھے اور جلدی
سے ناشتہ لادیں وہ بھی وہی والا۔"

قرل نے اپنی ہار تسلیم کر لی تھی۔ماں سے کون جیت سکتا ہے بھلا۔

"ہمم شاباش، اب آئی نا عقل۔جب تک ڈانٹ نا کھالو دماغ نہیں چلتا تمہارا۔"

ماما اس کو چھیڑتی ہوئی دھیما سا مسکرا کر کیچن میں چلی گئیں تھیں۔

قرل ماما کو کیچن میں جاتا دیکھ رہی تھی۔ پھر اس نے واپس نظریں میز کی طرف موڑ لیں تھیں۔ تھوڑی دیر پہلے اس کے چہرے پر جو مسکراہٹ تھی وہ غائب ہو چکی تھی اب۔۔

♡♡♡♡♡

وہ سب اپنی اپنی کلاسوں میں لیکچر لے رہے تھے۔ مگر دل کسی کا نہیں لگ رہا تھا کلاس میں۔ سب اپنی اپنی سوچوں میں ہی تھے۔ اور سب کی سوچوں کا محور بس کل کا واقعہ ہی تھا۔ مرے بندھے وہ لوگ لیکچر ختم کر کہ گراؤنڈ میں گھانس پر آ بیٹھے تھے۔ دل نہ لگنے کی ایک وجہ قرل کا نہ ہونا بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

"آئی نہیں نا وہ"

عالیان نے نظریں ادھر ادھر دوڑاتے ہوئے کہا تھا۔

"آئی تو ہے یہ دیکھو بیٹھی ہے، تمہیں نظر نہیں آ رہی کیا؟"

عالیان کی بات پر ابرار نے تپ کر جواب دیا تھا۔

"اچھا بکو مت زیادہ۔"

عالیان نے ابرار کو گھورا تھا۔

"تم گئے تھے اس سے بات کرنے؟"

رمیشہ نے سوال کیا۔

یار میں نے سوچا تھا کہ وہ یہاں آئے گی تو یہاں ہی اس سے بات کروں گا، مگر وہ "آئی ہی نہیں۔

www.novelsclubb.com

"پھر؟"

"پھر کیا اب میں گھر ہی جاؤنگا۔"

"ہمم صحیح۔"

رمیشہ نے سمجھتے سر ہلایا تھا۔

"ایسا ہوتا نہیں تھا کہ وہ چھٹی کرے۔"

کشل کی بات پر عالیان نے اسے بے چارگی سے دیکھا تھا۔

"بہت زیادہ ناراض ہے وہ۔"

اس ساری باتوں میں بس حیدر ہی خاموش تھا۔ وہ اپنی ہی سوچوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا۔ "پتا نہیں قرل کیسی ہو گی کیا حال ہو گا اس کا۔ عالیان جائے گا تو وہ کیا کہے گی اسے۔ اب وہ مجھ سے بات کرے گی بھی یا نہیں۔" ایسے ہی ہزار ہا سوچوں نے حیدر کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس کو میں نے صبح سے اتنے فونز کیئے ہیں مگر اس کا فون اب تک بند ہے۔"

"اس کا فون رات سے ہی بند ہے میں رات سے کوشش کر رہا ہوں۔"

عالیان نے رخسار کو جواب دیا تھا۔

کشل نے حیدر کو کہیں کھویا دیکھ کر اس کو ٹھوکا تھا۔

"کہاں کھوئے ہوئے ہو حیدر تم کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں بس ایسے ہی۔"

اس نے چونک کہ دو انگلیوں سے اپنا ماتھا مسلتے ہوئے جواب دیا۔

"قرل کے بارے میں سوچ رہے ہو؟"

"ہاں ظاہر سی بات ہے حالیہ مسئلہ تو یہی چل رہا ہے نا۔"

ہمم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔عالیان جائے گا نا۔تم بھی چلے جانا"

ساتھ۔"

"نہیں اُسے ہی جانے دو۔"

"کل رات تمہاری کیا بات ہوئی تھی قرل سے؟"

www.novelsclubb.com

حیدر نے سوال کرنے والے عالیان کو دیکھا تھا۔ پھر اس نے ادھر ادھر دیکھتے جواب دیا تھا۔

"کچھ نہیں بس وہ اس لیئے ہی اپ سیٹ ہوئی تھی کہ تم نے اس کو اتنے عرصہ تک نہیں بتایا تھا۔ تم کسی کو نہ بتاتے مگر اسے پہلے بتا دیتے۔ وہ تمہاری بیسٹ فرینڈ ہے۔"

"ہاں یار میرا سرپرائز میرے ہی گلے پڑھ گیا۔ اور وہ جیمز بونڈ بھی تو تھا وہاں۔ اس کے سامنے اتنا کچھ کہہ گئی وہ۔"

ابرار کو بے ساختہ ہنسی آئی تھی۔

"ارے ارے لڑکے کو اپنی عزت کی فکر لاحق ہو گئی۔ اب پتہ نہیں عالیان، کیا سوچ رہا ہو گا وہ تیرے بارے میں۔"

عالیان نے اسے ایک مکار رسید کیا تھا۔

میری بلا سے کچھ بھی سوچے زہر لگتا ہے مجھے وہ پتا نہیں کہاں سے اور کیوں آگیا"

"وہ۔

"مجھے بھی۔"

حیدر جو سر نیچے جھکائے کھانس پر کچھ کر رہا تھا اور سیاہ بال پیشانی پر بکھرے تھے۔ جس سے وہ داغ بھی چھپ گیا تھا۔عالیان کی بات پر اس نے بہت آہستہ سے کہہ کر ہاتھ میں پکڑا قلم گھانس پر بہت زور سے گاڑھ دیا تھا۔

چھوڑو عالیان کیوں بچارے کے پیچھے پڑھ گئے ہو۔دوست ہے وہ بھی قرل کا اور"

"مجھے تو وہ بہت اچھا لگا تھا،کافی ڈیسنٹ ہینڈ سم سا ہے۔

کشل کی آنکھوں میں ارتضیٰ کا سراپا گھوم گیا تھا۔

اوہو۔کشل میڈم بہت اچھا لگ رہا ہے آپ کو وہ بہت ہمدردی ہو رہی ہے اس"

"سے۔

عالیان نے ایک ابرو چڑھا کر اس سے استفسار کیا تھا۔عالیان کے حسد کو بھانپ کر وہ کھل کھلا کر ہنس دی تھی۔اور یہاں عالیان مرزا کو اپنا دل اپنی زندگی اس ہنسی میں ڈوبتی ہوئی محسوس ہوئی تھی یہ کھل کھلاہٹ سننے کے لیئے تو عالیان مرزا کچھ بھی کر سکتا تھا۔اس نے نگاہ التفات اس کے مسکراتے لبوں پر ڈالی تھی۔

میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی، جو دیکھا وہ کہہ دیا اور ویسے میں قرل کے لیئے کہہ "رہی تھی۔"

کشل کی بات پر رخسار بھی فوراً بولی تھی۔

ہاں ویسے ارتضیٰ اچھا ہے اور قرل کے ساتھ بھی اچھا لگ رہا تھا کل دونوں کو دیکھا "تھا پارٹی میں، ساتھ کھڑے کتنے اچھے لگ رہے تھے دونوں۔"

رخسار نے بالکل محلے والی آنٹیوں کے انداز میں کہا تھا۔اس کا یہ کہنا تھا اور حیدر اپنی مٹھیاں اور جبڑے بھینچ کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔

"اسے کیا ہوا۔"

رمیشہ کے کہنے پر ابرار نے کہا تھا۔

"پتا نہیں شاید کوئی کام یاد آ گیا ہو۔"

اور تم دونوں۔! کتنا شوق ہے تم دونوں کو رشتے والی آنٹی بننے کا، فضول میں "

"جوڑیاں نہ بناؤ۔

رخسار اور کشل کے خیالی پلاؤ بنانے پر رمیشہ نے ان کو آڑے ہاتھوں لیا تھا۔

"وہ تو یار بس ایسے ہی ایک بات آ گئی تھی ذہن میں۔"

کشل کچھ جھینپ سی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور تمہیں کیوں لگ رہا اتنا برا، کوئی دل شل تو نہیں آ گیا اس جیمز بونڈ پر۔"

کشل کی بات کہ آخر میں عالیان نے کہا تھا۔

"آ گر آ بھی گیا تو کیا۔"

رمیشہ نے بھی شرارت سے آنکھ مارتے کہا تھا۔

لو بھئی اب بتانا پڑے گا آفاق صاحب کو کہ ان کی منکوحہ ہاتھوں سے نکل رہی "ہیں۔"

ابرار نے صدمے سے کہا۔

"ابے مذاق کر رہی تھی میں سیریس نہ ہو جایا کرو۔"

رمیشہ نے کہتے ہوئے آخر میں آفاق کا خیال آجانے پر "استغفراللہ" کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

♡♡♡♡♡

"عالیان بیٹے تم۔۔آجاؤ نا بیٹھو۔"

عالیان یونیورسٹی سے سیدھا قرل کے گھر آیا تھا۔قرل کی ماما نے اس کو لاؤنج کے صوفے پر بیٹھایا تھا۔اور خود بھی اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئیں تھیں۔

"کچھ لو گے عالیان، بتاؤ کیا کھاؤ گے میں بنواتی ہوں۔"

"نہیں آنٹی کچھ نہیں، شکریہ۔"

ارے بتاؤ نا مجھے کیا کھاؤ گے۔لگ رہا ہے کہ سیدھا یونیورسٹی سے ہی آ رہے ہو۔"

"بھوکے ہو گے، ابھی حیدر ہوتا تو فرمائش کر کہ بنواتا کچھ مجھ سے۔

"اس کی تو بات ہی نہ کریں وہ تو الگ ہی ہے۔"

"ہاہاہا۔ہاں اچھا بتاؤ بیٹا ورنہ میں خود ہی کچھ بھی بنا دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا چلیں ٹھیک ہے۔جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔"

عالیان نے مسکرا کر کہا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر میں ابھی کریلے گوشت بنا دیتی ہوں۔"

اوران کی بات سن کر عالیان کے گلے میں تھوک پھنس گیا تھا۔

"!کریلے۔۔۔"

اس نے بے ساختہ ایسا منہ بنا کہ ان کو دیکھا تھا کہ اس نے سچ میں کریلے چبا لیئے ہوں۔اور وہ ہنس کے اٹھ گئیں تھیں۔ان کو پتا تھا وہ کچھ نہیں کہے گا۔ایسا ہی تھا وہ بچپن سے ان کے گھر آتا تھا حیدر سے زیادہ مگر آج تک اس کی جھجک ختم نہیں ہوئی تھی۔اور حیدر وہ بالکل اپنی ماں کی طرح ہی ان سے فرمائش کرتا،ان سے کام کرواتا تھا۔

"آنٹی وہ پلیز قرل کو بلا دیں۔"

"ہاں بیٹے میں کہتی ہوں اسے۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہہ کر چلیں گئیں تھیں اور عالیان پھر خود کو تیار کر رہا تھا کہ قرل سے کیا کہنا ہے جو وہ سارے راستے سوچتا ہوا آیا تھا۔کیوں کے قرل اس سے لڑتی تھی ناراض ہوتی

تھی مگر اس کی کال کبھی ایسا نہیں ہوا کے اس نے نہ اٹھائی ہو۔اور کل اس کی کال کرنے پر قرل نے فون بند کر دیا تھا۔ورنہ وہ کال اٹھا کر پھر لڑتی تھی۔عالیان اس کی باتیں یاد کر کہ مسکرا دیا تھا۔

♡♡♡♡♡

"تم یہاں ہو قرل میں تمہارے کمرے میں دیکھ رہی تھی تمہیں۔"

قرل اوپر ٹیرس پر کھڑی آسمان کی طرف دیکھتی اوپر خلہ میں کچھ تلاش کر رہی تھی۔جب اس کو ماما کی آواز سنائی دی تھی۔اس نے پلٹ کر ماما کو دیکھا جن کی سیڑھیاں چڑھنے سے ہلکی سانس پھول رہی تھی۔

"کیوں دیکھ رہیں تھیں،آپ کو یاد آگئی تھی میری کیا؟"

"نہیں بھئی مجھے تمہاری یاد کیوں آئے گی۔"

"ماما۔۔!"

اس نے منہ بناتے ان کو دیکھا تھا۔

"عالیان آیا ہے، نیچے آجاؤ۔"

ماما کہہ کر پلٹ کر جانے لگیں تو قرل کا چہرا سپاٹ ہوا اور وہ گویا کوئی تھی۔

"مجھے نہیں ملنا اس سے، اس کو کہہ دیں چلا جائے یہاں سے۔"

"ارے کیوں چلا جائے میں نے اس کو روکا ہے کھانے پر، کھانا کھا کر جائے گا وہ۔"

"کیوں روکا آپ نے اس کو کھانے پر ماما۔"

قرل نے صدمے سے پوچھا تھا۔

بیچارہ یونیورسٹی سے یہاں ہی آیا ہے، بھوکا ہوگا، اچھا اور اب تم سے پوچھ کر "

www.novelsclubb.com

"روکوں گی اسے میں۔

ماما نے آنکھیں چھوٹی کر کہ اس کو گھورا تھا۔

"ہاں تو ٹھیک ہے پھر اس کو دعوت کھلائیں آپ اور بھیج دیں اسے یہاں سے۔"

اس نے رخ واپس باہر آسمان کی طرف کر لیا تھا۔

"خیریت تو ہے قرل ایسے کیوں کہہ رہی ہو، کوئی بات ہوئی ہے کیا؟"

ماما اب اس کے پاس ہی آ گئیں تھیں۔

"کچھ نہیں ماما بس مجھے نہیں ملنا اس سے۔"

اس نے دھیمے سے کہا تھا۔

"سمجھ گئی اس لیئے ہی تمہاری یہ حالت ہے صبح سے، یونیورسٹی بھی اس لیئے ہی نہیں گئیں تھیں۔ تمہاری لڑائی ہوئی ہے ناعالیان سے۔"

ماما جانچتی نظروں سے اس کو دیکھ رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"جی۔۔! بس آپ کہہ دیں اس سے چلا جائے وہ۔"

"قرل بیٹا بری بات ہے وہ نیچے بیٹھا ہے ابھی لڑ رہی ہو ناراض ہو اس سے، تھوڑی دیر بعد پھر ویسے ہی ہو جاؤ گی پہلے کی طرح۔"

"اب کچھ چاہ کر بھی پہلے جیسا نہیں ہو سکتا ماما۔"

قرل نے ایک سرد آہ بھرتے سامنے آسمان میں اڑتے دو سفید کبوتروں کے جوڑے کو دیکھتے دل میں ہی کہا تھا۔وہ اپنی ماں سے بھی نہیں کہہ سکتی تھی اپنے دل کا حال وہ ایسے ہی تھی کسی سے بھی اپنے دل کی باتیں ذاتی باتیں نہیں کرتی تھی۔

"!میں کچھ نہیں کہہ رہی اسے، تم آ رہی ہو شرافت سے نیچے، اچھا۔۔"

ماما اس کو حکم دے کر نیچے چلی گئیں تھیں۔وہ ان کو جاتا دیکھتی رہی پھر واپس آسمان کی طرف دیکھنے لگی تھی۔جہاں وہ سفید کبوتر اپنی آزادی سے بھرپور لطف اندوز ہوتے گول گول اسمان کی طرف پرواز کر رہے تھے۔اور قرل کو انہیں دیکھ کر کچھ رشک اور شاید کچھ حسد ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ کیوں اتنے آزاد گھوم رہے ہیں۔ان کا کوئی صیاد نہیں ہے کیا؟اور میں۔۔!میں" خود کو اتنا قید میں محسوس کیوں کر رہی ہوں۔میرا دل تو شاید ایک ایسے شخص کی قید "میں ہے جو کبھی میرا صیاد تھا ہی نہیں۔۔۔

اس نے اپنے بھیگے گالوں کو ہتھیلی سے صاف کیا تھا۔

اب تو چاہ کر بھی پہلے جیسا کچھ نہیں ہو سکتا ماما میں کہاں سے لاؤں ہمت اس کے" سامنے جانے کی مجھے خوف ہے میں اس کے سامنے بکھر نہ جاؤں۔میں اپنے ہوش و حواس نہ کھو دوں۔کیا میں جا کر اس کو اپنی محبت کا بتا دوں اس سے کہہ دوں کہ وہ میرا ہے کشل کا نہیں، بچپن سے میں نے چاہا ہے اسے اس کی ہر چھوٹی چھوٹی باتیں مجھے یاد ہیں۔تو اس کو کشل سے کیسے ہو سکتی ہے محبت۔اس کے علاوہ میرا تو کوئی "بیسٹ فرینڈ نہیں رہا۔ہاں میں کہہ دیتی ہوں اسے وہ میرا ہے بس۔۔

اس کے اندر ایک الگ ہی سوچوں کی جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ وہ اپنے دل اور اپنے دماغ سے لڑے جا رہی تھی۔ پھر وہ ایک عزم کر گئی تھی۔ اب پتا نہیں یہ عزم اس کے حق میں صحیح ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔

نئی ہواؤں کی صحبت بگاڑ دیتی ہے
کبوتروں کو کھلی چھت بگاڑ دیتی ہے
ہمارے پیر تقی میر نے کہا تھا کبھی
میاں یہ عاشقی عزت بگاڑ دیتی

www.novelsclubb.com

(راحت اندوری)

♡♡

اسے بیٹھے بیٹھے کافی دیر ہو گئی تھی۔ماما نے اسے کہا تھا کہ قرل آ جائے گی ابھی مگر وہ اب تک نہیں آئی تھی۔جب اس کو کافی دیر ہو گئی تو اٹھ کر کچن کی طرف آ گیا قرل کی ماما کو آواز دے کر باہر ہی رک گیا تھا۔

"ہاں بیٹا بولو۔"

وہ اپنی ایپرن سے ہاتھ صاف کرتی اور آمنہ کو کچھ ہدایت دیتی کچن سے نکلی تھیں۔

"آنٹی اس نے منع کیا ہے نہ مجھ سے ملنے سے۔"

"نہیں بچے وہ کچھ کام میں لگ گئی ہو گی ابھی آ جائے گی۔"

"پتا ہے مجھے وہ مجھ سے بہت ناراض ہے نہیں ملنا چاہتی مجھ سے۔"

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہوئی ہے عالیان، کیوں ہے وہ ناراض؟"

ماما نے بھی آخر پوچھ ہی لیا تھا۔

پھر عالیان نے اسے لے کری تک سب کچھ انہیں بتا دیا تھا۔

"ارے اللہ کیا کروں میں اس لڑکی کا جتنا وہ تیز اور بہادر بنتی ہے اندر سے اتنی ہی حساس اور بے وقوف ہے اتنی سی بات کا برا کون مانتا ہے۔

ماما نے اپنا سر ہی تو پیٹ لیا تھا۔

"آنٹی غلطی تو میری بھی ہے میں نے اس کا بھروسہ توڑا ہے لیکن میں چاہتا تھا کے اسے یہ سرپرائز دوں، مگر وہ اتنا غصہ کر گئی۔

"پریشان نہیں ہو اس کا غصہ بھی جھاگ کی طرح ہی ہوتا ہے بس ابھی بیٹھ جائے گا تو ٹھیک ہو جائے گی۔

ماما نے اس کو افسوس سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"جی۔۔"

وہ سر جھکا کر واپس اپنی سابقہ نشست پر آ کر بیٹھ گیا تھا اور فون استعمال کرنے لگا تھا۔

عالیان نے بھی تہیہ کیا تھا کہ وہ قرل سے ملے بنا نہیں جائے گا۔ ابھی چند سانحے ہی

گزرے تھے کہ اسے کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی اس نے بے ساختہ نظریں فون سے ہٹا کر اپنے بائیں سمت میں دیکھا تو سیڑھیوں کی طرف اسے ہلکے نارنجی رنگ کا آنچل نظر آیا اور اس میں لپٹی وہ آہستہ آہستہ اترتی نظر آئی تھی، اس کی آنکھیں عالیان پر ہی جمی تھیں۔ کیونکہ عالیان مرزا پر سے پہلی نگاہ کا ہٹانا تو ہمیشہ سے قرل ابراہیم کے لیئے مشکل ہی رہا ہے۔ قرل کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔ فون اس نے صوفے پر ہی رکھ دیا تھا۔

"!قرل۔۔"

عالیان نے اسے پکارا وہ قدم قدم چلتی اس کے سامنے آکر فاصلے سے کھڑی ہو گئی تھی اور خاموش نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"اب تک خفا ہو قرل؟"

"نہیں۔"

عالیان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا گیا تھا۔

"سچ میں؟"

اس کے لبوں پر خوشی اور آنکھوں میں چمک آتی دیکھی تھی قرل نے۔

"غصہ ہوں بہت، خواہش ہے کہ تمہیں دھکے دے کر گھر سے نکال دوں، بتاؤ کر لوں اپنی خواہش کی تکمیل؟"

اب عالیان کی آنکھوں میں چمک آہستہ آہستہ رخصت ہوتی اور حیرت ابھرتی دیکھی تھی قرل نے اور پھر اطمینان، پھر وہ ہلکا سا ہنسا تھا۔ قرل نے اسے دیکھتے ہوئے، ایک ایک انداز اس کا اپنی نظروں کے زریعے دل میں قید کیا تھا۔

"نہیں مجھے پتا ہے تم ایسا کچھ نہیں کروگی، وہ بھی میرے ساتھ۔۔"

وہ ہنس کر گویا ہوا تھا اور قرل کو لگا کہ وہ طنز کر رہا ہے۔ اسے اپنی بے بسی سے دل بھر کہ نفرت ہوئی تھی۔

"تم بتاؤ قرل میں ایسا کیا کروں کہ تم یہ ناراضگی چھوڑ دو۔"

عالیان نے ایک قدم آگے آکر بے قراری سے پوچھا تھا۔اور اب اس نے عالیان کی آنکھوں میں بے بسی دیکھی تھی۔

"جو بھی کہوں گی کرو گے وہ؟"

ہاں تم جو کہو گی میں وہ کرونگا،جو بھی، مگر پلیز یار مان جاؤنا گرل میں نہیں دیکھ "سکتا تمہیں خود سے ایسے۔

"سوچ لو کچھ بھی کہہ سکتی ہوں جان پر نا بن جائے تمہاری؟"

قرل ابراہیم کی بے رحم آنکھیں عالیان مرزا کی بے بسی لی ہوئی آنکھوں پر ہی جمی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بھئی گرل اس سے زیادہ اور کیا بنے گی جان پر کہ تم منہ پھولائے بیٹھی ہو۔"

اور اب جا کر اس کی بات سے قرل کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔اور عالیان کو لگا اس کے دل سے کوئی بھاری پتھر ہٹ گیا تھا،قرل نے اب اس کی بھوری آنکھوں میں نرم سا سکون دیکھا اور دل میں سوچا تھا کہ۔

"یااللہ کتنے رنگ بدلتا ہے یہ شخص۔"

"بیٹھ جاو کھڑے رہنے کی سزا تو تمہیں بالکل نہیں دونگی۔"

قرل اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔وہ بھی مسکراتا اپنی جگہ پر واپس بیٹھ گیا کیونکہ اس کو یقین ہو گیا تھا کہ قرل اب اس سے ناراض نہیں ہے۔اور جو فون اس نے قرل کے آنے پر رکھ دیا تھا اب اس کی جلتی روشنی نے عالیان کا دھیان کھینچ لیا تھا۔فون کی اسکرین پر ابھرتا نام دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک مخصوص مسکراہٹ آگئی تھی۔قرل کی نگاہ تو اس کے چہرے پر ہی تھی۔وہ اس کے ہر ہر تاثرات محفوظ کرتی تھی۔تو پھر کیسے اس مسکراہٹ کا مفہوم نہیں سمجھتی۔یا سمجھ کر جھٹلانا چاہتی تھی۔مگر پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس سے سوال کر ہی لیا تھا۔

"کون ہے عالیان؟"

عالیان اپنے فون میں کچھ لمحوں میں ہی اتنا مہو ہو گیا تھا کہ قرل کی آواز پر چونکا۔ پھر اس کی نگاہوں کا اشارہ فون کی طرف دیکھ کر سمجھ گیا کے وہ کس بارے میں پوچھ رہی تھی۔

ارے وہ کشل کا میسج ہے تمہارے بارے میں ہی پوچھ رہی تھی کے تم نے غصہ "ختم کیا یا نہیں۔"

اس کے لبوں پر سے مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی۔اور قرل کو آج پہلی بار اس کی مسکراہٹ بہت بری لگی تھی۔کچھ حسد اور کچھ رقابت کی پہلی چنگاری اس کے دل میں لگی تھی عالیان کے منہ سے کشل کا نام سن کر۔

"اچھا۔"

www.novelsclubb.com

قرل کہ منہ سے بس اتنا ہی نکل سکا تھا۔اپنے اندر اٹھتے ابال کو دباتی گردن جھکائے اپنی شہادت کی انگلی کے ناخون سے صوفے کو کرید رہی تھی۔

"آجاؤ بچوں کھانا کھالو۔"

ماما کی آواز پر وہ دونوں ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"جی آرہیں ہیں۔"

چلو آجاؤ کھانا کھاتے ہیں اور رکھ دو یہ فون اچھا،اب نہ دیکھوں میں تمہیں اس کی" "طرف متوجہ ہوتے ہوئے۔

قرل نے ماما کو جواب دے کر عالیان سے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں۔۔رکھ دیا بس بائے کہہ دوں کشل کو۔"

عالیان مسلسل فون میں کچھ لکھتے مسکرا کہ کہہ رہا تھا۔

"بس کرو چلو۔"

قرل اس سے فون چھین کر اسے ڈائننگ ٹیبل پر لے آئی تھی۔

اور وہاں ٹیبل پر سجا آچار گوشت دیکھ کر دونوں کے منہ میں پانی آگیا تھا۔ کیوں کہ دونوں کی پسند ایک ہی رہی تھی اور دونوں کو ہی آچار گوشت بہت پسند تھا۔ اور عالیان کے دل میں سکون اترا تھا کہ شکر اسے کریلے نہیں ملے کھانے کو پھر دونوں جلدی سے بیٹھ گئے تھے کھانے کے لیئے عالیان نے اپنے سامنے والی کرسی پر بیٹھی قرل کی ماما کا شکریہ ادا کیا تھا اتنے اچھے کھانے پر اور پھر اپنے برابر والی کرسی پر بیٹھی قرل کو چھیڑنا نہیں بھولا تھا۔

کچھ سیکھ لو گرل آنٹی سے اتنے اچھے اچھے کھانے بناتی ہیں آنٹی اور ایک تم ہو "

" تمہیں تو کچھ بھی نہیں آتا۔

"ہاں تو کیا ہے، جب وقت آئے گا تو سیکھ لوں گی نا۔"

"اچھا اور کب آئے گا یہ وقت ؟"

www.novelsclubb.com

عالیان لقمہ توڑتے ہوئے ترچھی نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے گویا ہوا تھا۔

"بے فکر رہو۔ تمہیں ساری زندگی اسپیگھٹی ابال کر نہیں کھلاؤں گی۔"

قرل نے منہ بسورے کہا تھا۔

"یہ ہی لگتا ہے مجھے تو جب تمہارے گھر آؤں گا ایک یہ ہی چیز ملے گی کھانے کو

اسپیگھٹی، وہ بھی تم صحیح نہیں بناتی۔ کیوں ہیں نہ آنٹ۔"

عالیان نے اپنے ساتھ ماما کو بھی ملا لیا تھا وہ بھی ہنس دی تھیں۔ اور قرل تو عالیان کی بات سن کر گہری سوچ میں پڑ گئی تھی۔ وہ کہہ تو گئی تھی۔ مگر وہ کیا کہہ گئی تھی۔ جو عالیان کبھی نہیں سمجھ پاتا کہ وہ چاہتی ہے ساری زندگی اس کے لیئے کھانا بنانا جو وہ چاہے۔ جو اس کو پسند ہو۔ جیسا وہ کہے۔ مگر عالیان نے تو اس سے یہ سب حق چھین لیا تھا۔

"آنٹی مجھے تو لگتا ہے یہ اپنے شوہر کو بس اسپیگھٹی ہی کھلایا کرے گی، وہ بھی کھا کھا کر بچارا خود اپنے بال نوچ لے گا۔"

عالیان نے کہہ کر قہقہہ لگایا تھا اور ماما بھی اس کے ساتھ ہنس دیں تھیں۔ قرل نے اسے گھور کر دیکھا۔

"ہاں ٹھیک ہے بس اسپیگھٹی ہی کھاؤ گے اب تم، ضرورت نہیں ہے یہ کھانے کی، میں ہی کھاؤں گی یہ۔"

قرل نے کہہ کر اس کے آگے سے پلیٹ کھینچ لی تھی۔ اور وہ "ارے ارے" ہی کرتا رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہی ہو قرل کھانے دو بچارے کو سکون سے واپس کرواسے پلیٹ اور اب سکون سے کھانا کھاؤ دونوں، نہیں بولتے اتنا کھانے کے دوران۔"

"نہیں کروں گی میں واپس، موٹا ہو رہا ہے کھا کھا کر، پھٹ جائے گا"

"تم سے تو کم ہی ہوں ابھی بھی گرل۔"

عالیان نے واپس اس سے پلیٹ جھپٹے ہوئے کہا تھا۔

اور ایسے ہی لڑتے جھگڑتے روٹھتے مناتے، ماما کی ڈانٹ سے خاموش ہوتے کھانا کھا لیا گیا تھا۔ پھر کچھ ادھر اُدھر کی باتیں کر کہ عالیان اس سے کل یونی آنے کا وعدہ لے کر چلا گیا تھا۔ اور قرل اس کو خالی خالی آنکھوں سے جاتا دیکھتی رہی تھی خود سے دور۔

♡♡♡♡♡

حیدر یونیورسٹی سے آتے ہی کمرے میں بند ہو گیا تھا۔ وہ اس وقت کسی سے نہیں ملنا چاہتا تھا۔ اس کو قرل کا نام ارتضیٰ کے نام کے ساتھ منصوب کرنا بالکل نہیں بھایا تھا۔ کچھ مختلف سوچوں کے ساتھ یہ سوچ بھی اب اس پر حاوی ہو گئی تھی۔ اپنے بستر پر چت لیٹے سوچتے سوچتے ہی اس کی آنکھ لگ گئی تھی اور اب شام میں وہ اٹھا تھا۔ فریش ہو کہ وہ جب نیچے آیا تو باہر باغیچے میں اس کی موم اور ڈیڈ بیٹھے باتیں

کرتے ہوئے چائے پی رہے تھے۔ان کے پیچھے کیاری میں الگ الگ رنگ و نسل کے پھول بوٹے لگے ہوئے تھے کونے کونے پر کچھ چھوٹے درخت بھی لگے تھے۔

یہ شوق حیدر کی موم کا تھا جو کہیں نا کہیں حیدر میں بھی نظر آتا تھا۔

وہ بھی وہاں ان کے پاس آکر اپنی ماں کے ماتھے پر پیار کرتا ڈیڈ کو چڑھاتا ہوا ساتھ والی کرسی پر ہی بیٹھ گیا تھا۔

"تم آتے ہی کمرے میں کیوں گھس گئے تھے؟ کیا ہوا تھا۔"

"بس ایسے ہی۔"

حیدر نے اپنی سرخ ڈوروں والی آنکھیں ملتے ہوئے موم کو جواب دیا تھا۔

کیا مطلب ایسے ہی۔۔مجھے جب شفق سے پتا چلا تمہارے آنے کا تو کتنا دروازہ بجایا"

"میں نے مگر تم نے نہیں کھولا، طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری؟

ڈیڈ بس خاموشی سے دونوں ماں بیٹے کی گفتگو سن رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ میں سو گیا تھا ناموم اس لیئے، مجھے نہیں پتا چلا، ابھی اٹھا ہوں پلیز چائے دیدیں "

"بہت درد ہو رہا ہے سر میں۔

"اچھا میں دے رہی ہوں، پھر کچھ کھا کر دوا لے لینا۔"

"جی۔"

موم حیدر کے لیئے قہوہ دان سے چائے نکال کر بنانے لگی تھیں۔

"ارے یہ درد سر کا ہے یا دل کا درد ہے ؟"

ڈیڈ حیدر کو دیکھتے معنی خیز سا مسکرا کر کہہ رہے تھے۔

"جو بھی سمجھ لیں۔"

www.novelsclubb.com

حیدر نے اپنے گھنے سیاہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے جواب دیا تھا۔

"ارے۔۔! اللہ کرے میرے بچے کے کیوں ہو دل میں درد۔"

موم ایک دم سے جزباتی ہو گئیں تھیں۔

"کیونکہ آپ کے صاحب زادے پھر محبت کی چوٹ کھا کر آئیں ہیں۔"

اب موم بات کو سمجھتیں حیدر کو حیرت سے دیکھتی چھیڑنے لگیں تھیں۔

"ہیں چوٹ۔۔! پھر کچھ مار دیا کیا اس نے تمہیں؟ دیکھاؤ سر تو سلامت ہے نا۔"

"آپ دونوں ایک ٹیم ہو جاتے ہیں، یہ غلط ہے۔"

حیدر نے منہ بسورے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں تو جہاں میرے شوہر ہوں گے میں بھی وہاں ہی ہونگی نا۔"

موم نے کندھے اچکاتے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا تھا۔

"جی بس میں ہی اکیلا رہ جاتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اس لیئے ہی تو کہتی ہوں لے آتے ہیں بہو، پھر ہم دونوں ایک ٹیم اور تم دونوں "

"ایک ٹیم لڑتے رہیں گے۔ خوب مزا آئے گا۔

مومنے مسکراتے ہوئے پرجوش ہو کر اس کے گھٹنے پر اپنے الٹے ہاتھ کی ضرب لگاتے ہوئے کہا تھا۔

"جی جی اور بس ہم میدان جنگ بنا دیں گے اس گھر کو۔"

ڈیڈ دھیرے سے ہنس دیئے۔

"آپ لڑلیں گی اس کے ساتھ؟"

حیدر نے موم سے چائے کا کپ لیتے ہوئے تشویش سے پوچھا تھا۔

ہاں کیوں نہیں۔۔ میری بھی بہت خواہش ہے کہ میری بھی کوئی بہو ہو میں بھی"

"اس سے لڑوں، اپنی دوستوں سے ان کی ہی طرح اپنی بہو کی بھی برائی کروں۔

www.novelsclubb.com

موم مزے سے حیدر کے چہرے کے اڑتے رنگ دیکھ کر کہہ رہی تھیں۔

"کتنے خطرناک ارادے ہیں آپ کے ہائے میری معصوم ہونے والی زوجہ۔"

حیدر نے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا۔

ہاں تو۔۔! وہ الگ بات ہے کے بچی بہت اچھی ہے بہت پسند ہے مجھے مگر تھوڑی "ظالم ساس کا کردار بھی تو ادا کرنا ہے مجھے نا۔"

"دیکھ رہیں ہیں ڈیڈ آپ کی بی وی نے تو پورا ارادہ کیا ہے بری ساس بنے کا۔"

ارے ہم کیا دیکھیں، شادی سے لے کر اب تک ان کو ہی تو دیکھ رہے ہیں۔اب تو "دیکھ دیکھ کر نظر بھی کمزور ہو گئی ہے۔"

ڈیڈ نے اپنی عینک صاف کرتے ہوئے کہا تھا اس بات سے لا علم کے ان کی شریکِ حیات انہیں کیسے گھور رہی ہیں۔

اور ویسے بیگم آپ کو برا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ آپ تو ویسے ہی "ماشاءاللہ۔۔"

www.novelsclubb.com

تقی صاحب اپنی عینک لگاتے ہوئے ان سے گویا ہوئے تو حیدر جلدی سے بول پڑا۔

"اچھا تو اس کا مطلب موم اس کیریکٹر میں قدرتی ہیں۔۔دیکھیں موم آپ کو برا کہہ رہے ہیں ڈیڈ۔"

حیدر نے بہت معصوم بن کر ماچس کا کام کیا تھا۔

"حد ہے تقی۔۔! میں یہاں اپنے بیٹے سے آپ کے لیئے الجھ رہی ہوں اور آپ ہیں کہ ٹیم ہی تبدیل کر لی۔"

شافعین بیگم کا چہرا کچھ تپا تپا سا نظر رہا تھا۔

"ارے ارے میں تو بس یہ کہہ رہا تھا کہ آپ تو میرے لیئے بالکل سورج جیسی ہیں جیسے اس کو دیکھ کر ہماری آنکھیں چندھیا جاتی ہیں ایسے ہی میری زندگی کی روشنی، میری سن شائین،اور آپ کا کیریکٹر تو بالکل دبنگ ہے،نیگٹو تھوڑی ہے۔"

موم کے گھورنے پر انھوں نے گڑبڑا کر جلدی سے صفائی پیش کی تھی۔

اور تو۔۔! کیوں میری بہن اور اپنی فسادی پھو پھو بننے پر طلا پڑا ہے۔اور وہ بھی"

"میری وہ معصوم بہن جو اس دنیا میں آئی بھی نہیں۔

ڈیڈ کی بات پر ان دونوں کا قہقہہ سر سبز باغیچے کی پر فضا ماحول میں گونجا تھا۔

♡♡♡♡♡

وہ آج یونیورسٹی آتے ہی اپنی کلاس لینے چلی گئی تھی۔کل کی بہ نسبت آج وہ کافی بہتر لگ رہی تھی۔پھر یکے بعد دیگرے کئی کلاسس لے کر وہ اب رخسار کے ساتھ کینٹین میں آئی تھی۔جہاں عالیان ابرار کشل اور رمیشہ بیٹھے اس ہی کا انتظار کر رہے تھے۔وہ سب سے مل کر وہیں بیٹھ کر اپنا برگر اور فرائیز تناول فرمانے لگی۔اس نے حیدر کی کمی محسوس کی تھی مگر اس کی غیر حاضری کی وجہ کسی سے دریافت کرنا گوارا نا کیا تھا۔ان لوگوں کو وہاں بیٹھے باتیں کرتے کافی دیر ہو گئی تھی جب اسے حیدر کینٹین کے دروازے سے داخل ہوتا ہوا نظر آیا تھا۔نیلی جینز پر نیلی ہی چیک کی قمیض جس پر سفید دھاریاں آ رہی تھیں پہنے ہوئے تھا۔قرل اسے ایک نظر دیکھ کر

www.novelsclubb.com

بھی انجان ہو گئی تھی۔ کل اس کے اظہار محبت کا ایک ایک لفظ اس کے ذہن کے دبیز پردوں پر گردش کرنے لگا تھا۔ دل تھا کہ آج اسے دیکھ کر پہلی بار عجیب طرح کا احساس دے رہا تھا جو پہلے کبھی نہیں تھا۔ وہ اپنے احساسات اور نووارد سے انجان بن کر رمیشہ سے بات کرتے ہوئے کوئی پڑھائی کا سوال کرنے لگی تھی جب حیدر نے اس کے پاس آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے سلام کیا تھا۔ وہ باقیوں پر کل کی کچھ روداد ظاہر بھی نہیں کرنا چاہتی تھی اپنے کسی عمل سے اس لیئے بحالتِ مجبوری مسکرا کر حیدر کو دیکھا اور جواب دے کر واپس اپنے سابقہ کام میں مصروف ہو گئی یا خود کو مصروف دیکھا رہی تھی۔ وہ حتی الامکان کوشش کر رہی تھی کہ اس کی طرف دیکھنے سے گریز برتے۔ جب وہ پھر سے گویا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو قرل؟"

حیدر بہت غور سے اس کی ہر ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ تم کیسے ہو؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

انداز نہایت سرسری سا تھا جو حیدر تقی سلطان کے لیئے بہت نیا تھا اور اس کا دل چیر گیا تھا۔

اِس کو غرور مان لیں، یا پھر ادائیں

جو گفتگو کے سارے، طریقے بدل گئے

جس دن اُسے بتایا وہ سب سے خاص ہے

اُس دن سے اُس کے، طور طریقے بدل گئے

(نامعلوم)

www.novelsclubb.com

"میں ٹھیک نہیں ہوں۔"

جواب بہت آہستہ دیا گیا تھا۔ جو غور کرنے پر سمجھ آیا تھا قرل کو اور جو اس کی طرف سے نظر انداز کر دیا گیا تھا۔

اچھا ہم جا رہے ہیں کلاس لینے، تم دونوں کی نہیں ہے تو یہاں ہی بیٹھے رہنا ہم "یہاں ہی آئیں گے۔

ابرار حیدر اور قرل سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا تھا اور وہ لوگ کینٹین سے باہر چلے گئے جبکہ کشل اور رمیشہ وہیں رہ گئے تھے۔

"نہیں میں بھی چلتی ہوں مجھے لائبریری جانا ہے۔"

قرل بھی جلدی سے اپنا بیگ اٹھا کر ان کے ساتھ آگے جانے لگی تھی حیدر پیچھے کہیں کرسی پر ہی بیٹھا رہ گیا تھا۔

"ہیں قرل تم اور لائبریری۔۔! اتنا برا وقت لائبریری پر۔"

کشل چلتے چلتے رک کر مصنوعی حیرت اور شوخی سے گویا ہوئی تھی۔

کیوں تم نے نو انٹری کا بورڈ لگایا ہے کیا وہاں میرے لیئے، جو میں نہیں جا سکتی "وہاں؟

www.novelsclubb.com

نہ چاہتے ہوئے بھی قرل کا لہجہ ترش ہوا تھا کشل سے۔

"نہیں میرا مطلب۔۔ تمہیں پسند نہیں تھا نا جانا۔"

کشل ذرا سی کھسیانی ہنسی ہنس کر کہنے لگی۔

خیر میری پسند نہ پسند کو تو تم رہنے ہی دو۔۔ تم لوگ جاؤ نا کلاس کے لیئے دیر ہو جائے گی۔"

"ہاں ہاں دیر ہو رہی ہے۔ پھر ملتے ہیں۔"

رمیشہ جلدی میں کہہ کر کشل کو لے کہ چلی گئی تھی اور وہ پیچھے تنہا کھڑی سرخ ڈوروں والی آنکھوں میں آگ کی سی تپش لیئے اُسے جاتے دیکھنے لگی تھی جب اپنے عقب سے ایک مسحور کن آواز اس کی سماعتوں سے الجھی تھی۔

"قرل مجھے بات کرنی ہے تم سے۔"

وہ ابھی اس کے پیچھے آیا تھا اس لیئے اُن دونوں کی باتیں نہیں سن سکا تھا۔

حیدر وہ۔۔وہ مجھے ضروری کام سے جانا ہے پھر کرتے ہیں بات، ابھی جلدی ہے "

ذرا۔"

قرل جلدی جلدی کہتی وہاں سے کہیں غائب ہونے کا سوچنے لگی تھی۔

"تم مجھے نظر انداز کر رہی ہو۔"

حیدر آنکھیں چھوٹی کیئے ایسے کہہ رہا تھا کے جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی ہو۔

"نہیں میں کیوں کروں گی تمہیں اگنور۔"

اس کی اتنی صاف گوئی پر قرل نے نظریں چراتے اور دونوں کندھے اچکاتے کہا اور آگے جانے کے لیئے قدم بڑھائے ہی تھے جب وہ برق رفتاری سے اس کے سامنے آگیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیوں کر رہی ہو ایسا قرل۔۔ کیا غلط کر دیا ہے میں نے ایسا، کیوں نظریں چرا رہی ہو "

مجھ سے؟"

اس کے لہجے اس کے الفاظ سے بے بسی جھلک رہی تھی۔کچھ قیمتی کھو دینے کی بے بسی۔

"کچھ نہیں حیدر مجھے جانے دو۔"

قرل جھنجھلا ہی تو گئی تھی۔

نہیں قرل۔۔! محبت کرنا اتنا بڑا گناہ نہیں ہے کہ تم مجھے ایسے نظر انداز کر کہ سزا دو۔"

وہ گردن جھکائے اس کی آنکھوں پر اپنی آنکھیں ٹکائے کھڑا تھا۔

میں کیا سزا دوں گی حیدر تمہیں میں تو خود پرسوں سے اس آگ میں جل کہ سزا بھگت رہی ہوں۔ تمہیں کچھ حاصل نہیں ہو گا اس کے بعد بھی یہ جان لو، تو بہتر یہ ہی ہے کہ مت آؤ میرے پیچھے۔"

وہ گردن اٹھائے اس کی آنکھوں میں دیکھتے اور آس پاس لوگوں کا احساس کر کہ دبا دبا سا غصے سے کہہ رہی تھی پھر آخر میں آواز ہلکی التجائیا سی ہو گئی تھی۔

"قرل میں نے تو بدلے میں کبھی تم سے کسی بھی چیز کی چاہ کا سوچا تک نہیں، ایسے مت کرو میرے ساتھ میرے اظہار کو میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی مت بناؤ۔"

دونوں وجود اپنی اپنی جگہ مجبور تھے۔

"حیدر سمجھو اس بات کو میں جل رہی ہوں یک طرفہ عشق میں، تم کیوں خود کو جلا رہے ہو۔"

وہ اب بے بس ہو گئی تھی۔ وہ اپنے اچھے دوست کو کھونا بھی نہیں چاہتی تھی۔ قرل کی بات پر حیدر نے حیرت اور بے یقینی سے اسے دیکھا پھر زوردار قہقہہ اس کا اس کھلی فضا میں گونجا تھا۔

"واہ قرل بی بی۔۔!اب آپ کے دامن پر ذرا سی چنگاری آئی ہے تو آپ کو احساس ہو رہا ہے۔میں پچھلے کئی سالوں سے اس آگ میں جل رہا ہوں، لیکن میں نے شکایت تو کیا آج تک اف تک نہیں کیا۔"

قرل نے ڈبڈبائی انکھوں سے اس کا سرخ چہرا دیکھا تھا اور پھر گردن نیچے جھکا لی۔

حیدر نے اس کی آنکھیں دیکھ کر ایک گہری سانس لی اور پھر ہلکے پھلکے انداز میں گویا ہوا۔

"مجھے پتا ہے میں تمہارا بیسٹ فرینڈ نہیں ہوں۔۔مگر قرل تم میری بہت اچھی دوست بھی ہو، میری بیسٹ فرینڈ اور میرے لیئے تمہاری دوستی سب کچھ ہے مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیئے جب تمہاری دوستی میرے ساتھ ہے، ہمارے درمیان سب سے قیمتی رشتہ دوستی کا ہے باقی سب بھول جاؤ گزارش ہے میری تم سے۔ میں اپنی اچھی دوست کو نہیں کھونا چاہتا۔"

حیدر نے ایک قدم آگے آکر بہت اپنائیت سے کہا تھا۔قرل نے اس پیارے سے لڑکے کو دیکھا تھا وہ کتنے ظرف والا تھا ذرا بھی خود غرضی نہیں تھی،اور میں۔۔! میں عالیان کے بارے میں ایسا کیوں نہیں سوچ سکی۔ کشل کا تو وجود ہی مجھے برداشت نہیں ہو رہا۔وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب حیدر نے اس کے سر پر ایک ہلکی سی ضرب لگا کر استفسار کیا تھا۔

"سمجھیں یا نہیں؟"

"سمجھ گئی۔"

قرل نے دل سے نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

گوڈ اچھی بچی۔۔! اب چلو مجھے بھوک لگ رہی ہے کچھ کھانا ہے مجھے،لائیبریری "جانا تو اب تمہارا کینسل نا؟

حیدر نے دانتوں سے نچلے لب کے کونے کو دباتے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"ہاں چلو بھئی پیٹو کہیں کے، نہیں جا رہی میں کہیں۔"

وہ دونوں ایسے ہی ہنستے مسکراتے ساتھ چلنے لگے تھے۔ پتا نہیں یہ ساتھ کب تک تھا ان دونوں کی زندگی میں۔۔

بڑا عشق عشق توں کرناں اے

کدی عشق دا گنجل کھول تے سعی

تینوں مٹی وچ نہ رول دیوے

دو پیار دے بول بول تے سعی

سکھ گھٹ تے درد ہزار ملن

کدی عشق نوں تکڑی۔ تول تے سعی

www.novelsclubb.com

تیری ہسدی اکھ وی بجھ جاوے

کدی سانوں اندروں۔پھول تے سعی

(وارث شاہ)

(باقی آئندہ)

www.novelsclubb.com